تاثرات

اسلام عالم گیر اور آفاقی مذہب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا دائرہ اثر روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور اس پر ایمان لانے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ افریقہ کے دور دراز ملکوں میں اس کی صدائے حق بلند ہونے لگی ہے وہاں کے کئی ملکوں میں مسلمانوں کی واضح اکثریت ہے اور ان کے سربراہ مسلمان ہیں جو اپنے نظام مملکت کو خالص اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کے لیے کوشاں ہیں۔ یورپ کے ان علاقوں میں جہاں کچھ عرصہ پیشتر تک خال خال ہی مسلمان نظر آتے تھے، اب ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اسلام کے نام لیوا موجود ہیں۔ جاپان میں کئی ہزار لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے معاشرے اور ملک میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ ہندوستان میں ہریجنوں کے گاؤں کے گاؤں اسلام کے حصار امن میں آچکے ہیں اور ان میں قبول اسلام کی تحریک زور پکڑ چکی ہے۔

ہندوستان میں کم و بیش بارہ کروڑ مسلمان آباد ہیں، لیکن وہاں مسلمانوں کو اپنا وجود قائم رکھنے اور اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں ایک مضبوط غیر مسلم اکثریت کا بھی شدید مقابلہ کرنا پڑتا ہے، اس کے باوجود وہاں اشاعت دین اور قبول اسلام کی رفتار خاصی تیز ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ اور اسلام میں کیا کشش ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی چلی جا رہی ہے؟ بات یہ ہے کہ اسلام کے تین اہم اور بنیادی اصول ہیں، جن پر اس کی شاندار عمارت قائم ہے۔ ایک توحید، دوسرے معاشرتی عدل و انصاف اور تیسرے مساوات ــــ یہ وہ اصول ہیں جن پر مسلم معاشرہ ہمیشہ عمل پیرا رہا ہے اور پوری دنیا میں جن کی وجہ سے اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے فضا ہموار ہوتی ہے۔

انسان فطرتی طور پر اللہ کی وحدانیت کا حامی اور شرک کا منکر ہے، اگر وہ کسی وجہ سے مبتلائے شرک ہو بھی جاتا ہے تو اندر سے اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے اور وہ بالآخر توحید کو ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

معاشرتی عدل و انصاف کو جس طرح اسلام نے ضروری ٹھہرایا اور مسلمانوں نے دنیا کو اس پر عمل کر کے دکھایا ہے، اس میں کوئی دوسرا مذہب اس کا حریف نہیں۔ اسلام تنہا وہ مذہب ہے، جس کا دامن عدل سب کے لیے ہر وقت کھلا اور جس کی ردائے انصاف سب کو اپنا شیدا کیے ہوئے ہے۔ ظلم و ستم، انسانیت بیزاری اور طبقاتی و معاشرتی بنیادوں پر کسی کو ذہنی اور جسمانی طور سے مبتلائے اذیت کرنے کا یہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(باقی صـ۲۵ پر)